© rasailojaraid.com

قطع حیات بہ جذبۂ رحم کی شرعی حیثیت، ڈاکٹر محمد شمیم اختر قاسمی۔ ناشر: سلیمان اکیڈمی، بہار۔ ملنے کا پتا: ایجوکیشنل بک ہاؤس، شمشاد مارکیٹ، علی گڑھ، بھارت۔ موبائل: ۰۹۴۱۲۶۷۳۲۲۳۔ صفحات: ۱۲۸۔ قیمت: درج نہیں۔

قطع حیات بہ جذبۂ رحم یا جذبۂ رحم کے تحت قتل (euthanasia) ایک اہم موضوع ہے۔ مغرب میں تو عرصے سے اس انسان دشمن تصور پر 'جذبۂ رحم' کی اصطلاح کے زیرعنوان عمل کیا جارہا ہے، کیونکہ مغربی فکر کی بنیاد ہی اس بات پر ہے کہ فرد اپنی جان، مال اور عزت کا مالک ہے۔ وہ اسے جس طرح اور جب چاہے استعمال میں لائے۔ چنانچہ ایک شخص اپنی مرضی سے جب چاہے اپنی موت کا سامان کرسکتا ہے اور زندگی میں اگر چاہے تو غیراخلاقی تعلقات بھی قائم کرسکتا ہے۔

اسلام میں فرد کو یہ اختیار حاصل نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے کی حیثیت سے اسے اس کی جان، مال اور عزت بطور امانت کے دی گئی ہے اور اس کا فرض ہے کہ ذمہ داری کے ساتھ ان کی قدر و حفاظت کرے۔ جس شریعت کا مقصد جان کا تحفظ ہو، وہ کس طرح ایک شخص کو یہ آزادی دے سکتی ہے کہ وہ جب اور جس طرح چاہے اپنی جان کو ختم کرلے۔ قرآن کریم نے صرف ایک آیت مبارکہ میں وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ (البقرہ ۲:۱۹۵) ''اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو'' فرما کر ان تمام ذرائع کا سدباب کردیا ہے، جن کا تعلّق انسان کی اپنی صواب دید سے ہے۔ ان ذرائع میں اپنے ہاتھوں سگریٹ پی کر، ہلکی زہرخورانی سے خود کو نقصان پہنچانا ہو، یا شراب اور دیگر منشیات کا استعمال، یا ہاتھ سے کسی آلے کے ذریعے خود کو مارنا یا اپنے اختیار کو استعمال کرتے ہوئے اپنے ہاتھ سے یہ لکھ کر دینا کہ اس فرد کو اپنے مارے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ___ یہ سب شامل ہیں۔ گویا خود کو ختم کرنے کی ہر وہ شکل جو انسانی ارادہ و اختیار کے دائرے میں آتی ہو، اس آیت مبارکہ کی رُو سے حرام اور ناجائز قرار دے دی گئی۔

گذشتہ چند برسوں سے نہ صرف بیماریوں سے متاثر افراد بلکہ فاقہ کشی اور بے روزگاری کے شکار یا خاندانی جھگڑوں سے تنگ آکر بعض افراد اپنے ہاتھوں اپنی زندگی ختم کرنے پر آمادہ ہونے لگے ہیں۔ خصوصاً نوجوانوں (لڑکوں، لڑکیوں) میں والدین، معاشرہ اور ابلاغ عامہ کی طرف سے صحیح تربیت نہ ملنے کے سبب یہ رجحان روزافزوں ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زیرتبصرہ کتاب کا موضوع عمومی خودکشی نہیں ہے بلکہ صرف جذبۂ رحم کے ذریعے ڈاکٹر کے تعاون سے موت کا واقع ہونا ہے جسے euthanasia کہا جاتا ہے۔ مغربی علمی جرائد میں بھی یہ مسئلہ طبی اخلاقیات کے زیرعنوان زیربحث رہا ہے اور اس پر اچھا خاصا اختلافِ رائے پایا جاتا ہے۔ گو، بعض امریکی ریاستوں (یا شاید بعض یورپی ممالک) میں اس کی قانونی اجازت ہے اور ایک ڈاکٹر مریض کے کہنے پر مصنوعی آلات کو منقطع کر کے، مریض کو دنیاے عدم میں پہنچا سکتا ہے۔

مصنف نے قرآن و حدیث اور فقہا کی آرا کو یک جا کر کے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اسلام نہ تو مریض کو، نہ اس کے لواحقین کو اور، نہ ڈاکٹر کو یہ حق دیتا ہے کہ شدید تکلیف سے بچنے کے لیے active euthanasia کا استعمال کرے۔ اس طرح passive euthanasia بھی ناجائز ہے۔ کیونکہ جان کا تحفظ اسلام کے مقاصد میں سے ہے اور مذکورہ دواؤں سے جان جاسکتی ہے۔

ڈاکٹر اور اقربا کا فرض ہے کہ وہ اپنی حد تک مریض کی دوا اور نگہداشت میں کوئی کمی نہ کریں۔ اگر کوئی وارث زیادہ اخراجات کی بنا پر یا مریض کو تکلیف کے خیال سے دوا یا علاج روک دیتا ہے تو اسلام کی نگاہ میں یہ قتل ہے اور شریعت کی نگاہ میں وہ وراثت سے محروم ہو جاتا ہے۔ غالباً وراثت سے محرومی کا حکم اس بنا پر دیا گیا تھا کہ لوگ اپنے کسی عزیز کی تکلیف کی طوالت کو بہانا بنا کر اس کی میراث پر قابض ہونے کا خواب نہ دیکھیں۔

مصنف نے بہت محنت سے فقہی مواد جمع کیا ہے اور اس موضوع پر ایک علمی کام کیا ہے۔ اس کتاب کو میڈیکل کالجوں کے اساتذہ اور طلبہ کے لازمی مطالعے کا حصہ ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو طبی اخلاقیات پر مزید کام کا موقع دے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

حشراتِ قرآنی، ڈاکٹر شمس الاسلام فاروقی (علیگ)۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، دہلی، بھارت۔ صفحات: ۹۶۔ قیمت: ۴۰ بھارتی روپے۔

اس مختصر مگر جامع تصنیف میں مصنف نے سات اقسام کے حشرات (مچھر، مکھی، جوں، گھن، شہد کی مکھی اور چیونٹی) جن کا ذکر قرآنِ حکیم میں ہوا ہے، بیان کیے ہیں۔ گھن کے تحت پانچ انواع بیان ہوئی ہیں۔ اس فہرست میں مکڑی بھی شامل ہے حالانکہ وہ حشرات کی سائنسی تعریف میں نہیں آتی۔ اس کو شامل کرنے کی یہ معقول وجہ بیان کی گئی ہے کہ قرآنِ حکیم میں اس (مکڑی) کے بیان کی

© rasailojaraid.com